علّامہ اقبالؒ اور دانشورانِ پشاور

سیّد فیروز شاہ اثر گیلانی

تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ خطۂ صوبہ سرحد ہمیشہ ہی سے علوم و فنون اور تہذیب و تمدّن کا گہوارہ رہا ہے۔ کیونکہ اس علاقے میں ایک ایسی یونیورسٹی پائی جاتی ہے۔ جو دنیا کی ایک عظیم الشان یونیورسٹی میں شمار کی جاتی ہے۔ اس سرزمین سے ایسے ایسے عظیم المرتبت اور جلیل القدر دانشور اور اہلِ فن پیدا ہوئے۔ جن کے نام آج بھی تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف میں لکھے جاتے ہیں۔ صوبہ سرحد میں پشاور شہر ایسے سنگم پر واقع ہے۔ جہاں پر افغانستان۔ ترکستان۔ چین اور دیگر غیر ممالک سے تشنگانِ ادب اپنی علمی و ادبی پیاس بجھانے آتے ہیں۔ محکمہ آرکیالوجی کی کوششوں سے جو آثارِ قدیمہ دریافت کیے گئے ہیں۔ وہ اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ صوبہ سرحد قبل مسیح میں فن کشتی سازی فن سنگ تراشی۔ فنِ اسلحہ سازی کے لیے تمام دنیا میں ممتاز تھا۔ اور یہاں کے ماہرینِ فن اپنی فنی صلاحیتوں اور کاوشوں کا سکّہ دنیا والوں سے منوا چکے تھے۔ کہا جاتا ہے۔ جب مشہور چینی سیاح فاہیان آیا۔ تو اس وقت پشاور شہر میں ایک مشہور بدھ یونیورسٹی موجود تھی۔ علّامہ اقبالؒ شروع ہی سے اس خطّے کے باشندوں یعنی افغانوں کے معتقد تھے۔ اور آپؒ نے اپنے کلام میں عظیم مجاہد افغان شاعر خوشحال خان خٹک کو سراہا۔ اور اپنے کلام میں ان کے پیغام کو یوں سنایا۔

قبائل ہوں ملّت کی وحدت میں گم ٭ کہ ہو نام افغانیوں کا بلند
محبّت مجھے اُن جوانوں سے ہے ٭ ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند
مغل سے کسی طرح کمتر نہیں ٭ قہستان کا یہ بچہ ارجمند
کہوں تجھ سے اے ہم نشین دل کی بات ٭ وُہ مدفن ہے۔ خوشحال خان کو پسند
اُڑا کر نہ لائے جہاں بادِ کوہ
مغل شہسواروں کی گرد سمند

پشاور میں جن اقبالی مشاہیر ادب کا اسم گرامی سرفہرست لکھا جاتا ہے۔ ان میں بابائے پشتو قاضی عبدالحلیم اثرافغانی، علامہ فضل حق شیدا، سید عبدالرؤف ایم اے، محمد نواز طائر، محمود سرحدی مرحوم یہ مشاہیر شروع ہی سے علامہ اقبالؒ کی زندگی کے ہر پہلو پر نظم و نثر میں لکھ چکے ہیں۔

بابائے پشتو قاضی عبدالحلیم اثرافغانی

قاضی صاحب افغانوں کے قبیلہ سالار زئی کے ایک شریف علمی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم حضرت سید محمد اسمعیل گیلانی طور دیؒ سے حاصل کی۔ آپ نہایت نرم طبیعت، صوفی منش بالغ نظر، وسیع القلب، سادہ وضع، پابند شریعت اور سب کے غمخوار ہیں۔ پشتو ادب کے شہنشاہ ہیں آپؒ نے پشتو ادب کے ہر پہلو تنقید، انشائیہ، مکتوب نگاری، تاریخ، فیلالوجی علوم روحانیات، آثاریات سب پر قلم اٹھایا۔ اور اپنے اسلوب نگاری و طرز فکر کی بدولت ایسا نقش چھوڑا ہے۔ کہ پشتو میں جب بھی یہ موضوعات و مسائل علمی و فنی انداز سے زیر بحث آئیں۔ علامہ اثرافغانی کا اسم مبارک ضرور لیا جائے گا۔ اثرافغانی علامہ اقبالؒ کے عقیدت مندوں میں سے ہیں۔ آپؒ نے ان کی کتاب بالِ جبریل کا ترجمہ پشتو میں کیا۔ علامہ اقبالؒ کے چند اشعار جو علامہ اثرافغانیؒ نے پشتو میں ترجمہ کیے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اشعار		پشتو ترجمہ
روزِ حساب جب مرا پیش ہو دفترِ عمل	٭	دَحساب پہ ورځ چہ پیش شی دَعمل دفتر مے تاتہ
آپ بھی شرمسار ہوں مجھ کو بھی شرمسار کر	٭	ہم کچہ شہ پرے پخپلہ او ہم ما پرے شرمسار کړه
مقام شوق ترے قدسیوں کے بس کا نہیں	۲	دے اوچت مقام دشوق تہ فرښتے رسیدے نہ شی
انھیں کا کام ہے یہ جن کے حوصلے ہیں بلند		دغہ کار دهغه چا دے چہ پہ لوړ ہمت دی یاد
ترا امام بے حضور، تیری نماز بے سرور	۳	ستا امام دے بے حضورہ ستا نمانځه کښے سرور نشتہ
ایسی نماز سے گذر، ایسے امام سے گذر		نہ دے حسے نمانځہ تیر شہ نہ دے حسے امام تیر شہ
اے مسلمان! اپنے دل سے پوچھ، مُلّا سے نہ پوچھ	۴	خپل زړه او پوښتہ مسلمہ! لہ ملا نہ تپوس مہ کړه
ہو گیا اللہ کے بندوں سے کیوں خالی حرم		والله لہ بندہ ګانو خالی ولے شہ حرم
اگر ہو عشق، تو ہے کفر بھی مسلمانی	۵	چہ دی عشق نو بیا تہ پوہ شہ کفر ہم مسلمانی دہ
نہ ہو، تو مرد مسلماں بھی کافر و زندیق		کہ عشق نہ وی مسلمان بیا دے کافر زندیق ہر څہ
غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم	۶	دحرم داستان عجب دے ہم سادہ دے ہم رنګین دے

نہایت اس کی حسینؓ ابتدا ہے اسمٰعیلؑ ۔ انتہاد سے حسین وہ ابتدائے اسمٰعیلؑ

ایک جگہ علامہ اقبالؒ کے متعلق لکھتے ہیں ۔

ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ برہمن نسل سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اور قرآن مجید کی یہ آیت " وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتاب والحکمۃ " ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کی نسل میں نبوت اور حکمت ودیعت کر رکھی تھی ۔ چونکہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے ۔ تاہم حکمت کا سلسلہ بند نہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ علامہ اقبالؒ کے اشعار وافکار اسی حکمت کے پرتو ہیں ۔ اقبال رومی کے شاگرد ہیں ۔ اور روحانی طور پر آپ کے فیض یافتہ ہیں ۔ لوگ اقبال کو رومی کے افکار کا ترجمان بتاتے ہیں ۔ لیکن میں اقبال کو حقیقت میں رومی کے دل کا ترجمان سمجھتا ہوں ۔ اور میں اقبالؒ کے اونچے عرفانی مقام سے شناسا ہوں اور اسے اچھی طرح جانتا ہوں ۔

دوسری جگہ علامہ اقبالؒ کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں ۔

اثر افغان کہ شہرت غیر بہم ۔ یکے سوزے زسوزت شد نصیبم

فضل حق شیدا

شیدا ضلع پشاور کے گاؤں محمود آباد کے رہنے والے ہیں ۔ صاحب ذوق اور خوش فکر انسان ہیں ۔ اور علامہ اقبالؒ کی ذات سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں ۔ فقیر سید وحید الدین بخاری لاہوری نے اپنی کتاب " انجمن " میں فضل حق شیدا کی ملاقات حضرت علامہ اقبالؒ کے ساتھ یوں بیان کی ہے ۔

شیدا صاحب نے بیان کیا ۔ کہ ہمیں جس کمرے میں لے جایا گیا ۔ اسے دیکھ کر ہم بہت متاثر ہوئے ۔ کمرے کا ساز و سامان حیرت کا ایک مرقع تھا ۔ پھٹی پرانی دری فرش پر بچھی ہوئی ، موزہ سیٹ پرانا ۔ کونے میں ایک پلنگ پر حضرت علامہ اقبالؒ نیم دراز تھے ۔ بدن پر ململ کی قمیض اور تہمند ۔ حقہ سامنے رکھا ہوا تھا ۔ مجھے حیرت ہوئی ۔ جس شخص کی شہرت اور ناموری کے دنیا میں جھنڈے گڑھے ہوئے ہیں ۔ وہ کیسی قلندرانہ بلکہ فقیرانہ زندگی گزارتا ہے ۔ ہمیں دیکھ کر علامہ اقبالؒ نے فرمایا ۔ تم پٹھان طالب علم ہو ۔ میں تم سے گلے ملنا چاہتا ہوں ۔

علامہ فضل حق شیدا نے اپنی عقیدت اور محبت کے پھول علامہ اقبالؒ پر ایک نظم میں یوں نچھاور کیے ہیں ۔

بیلائے وطن کا یہی شکوہ ہے زباں پر ۔ بیکاروں کی محفل میں پیام اپنا سنا مت
گیسوئے پریشاں کے لیے شانہ نہیں ہے ۔ یہ درس عمل ہے ۔ کوئی افسانہ نہیں ہے

ہے عہدِ نوی پاس ترے ہے مئے کہنہ ⁂ ظلمت کدہ ہند میں ایک شمع جلا کر
بادۂ نو سے تیرا پیمانہ نہیں ہے ⁂ تو نے غلطی کی، کوئی پروانہ نہیں ہے

سیّد عبدالرؤف ایم۔اے

پشتو زبان کے مایۂ ناز ادیب و انشاء پرداز ہیں۔ انھیں رحمٰن بابا اور علامہ اقبالؒ سے جو عقیدت ہے۔ وہ محتاج تعارف نہیں۔ اپنے ایک مضمون "د رحمان شعر" ماہوار پشتو بابت ماہ اپریل ۱۹۷۰ء میں رحمان اور اقبال کا آپس میں موازنہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ صوفیائے کرام

صوفیائے کرام عشق کے تین مراتب بتاتے ہیں۔ مقامِ وصل۔ مقامِ فصل۔ مقام بین الوصل والفصل رحمٰن بابا وصل اور فصل کے مسئلہ پر بہت استجاب کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ ذرا علامہ اقبالؒ کے تصور کے ساتھ موازنہ کیجیے۔

رحمٰن۔
لہ ادب ئے د رخ نہ لیتے نشم!
خدائے را پیښہ جدائی کرہ پہ ملت کبنے۔

اقبالؒ۔
ہم اس میں محو وہ سب سے علیحدہ
آئینے میں آب نہ آئینہ آب میں

رحمٰن۔
ما پہ هجر کبنے لذت وو مال بسیا موند
ملاتی شوم لہ یوسف پہ زندان کبنے،
لکہ متن لہ معنیٰ، معنیٰ لہ متنہ، ما
یار هم هسے دسے زما پہ دل و جان کبنے

اقبالؒ
جہاں غیر از تجلیہائے ما نیست
کہ بے جلوہ نور و صدا نیست
نہ او بے ما، نہ ما بے او چہ حال است
فراق ما فراق اندر وصال است

محمّد نواز طائر ایم۔اے

صوبہ سرحد کے ممتاز ادیب انشاء پرداز ہیں۔ پشتو اکیڈمی پشاور کے ماہوار رسالہ "پښتو" کے ایڈیٹر ہیں۔ انھیں علامہ اقبالؒ سے عقیدت ہے۔ وہ محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے متعدد مضامین اسلام اور علامہ اقبالؒ کی عقیدت میں فرماتے ہیں اقبالؒ کا جذبہ مومن کا جذبہ ہے۔ ان کی زبان مومن کی زبان ہے۔ جو کچھ اس کی قلم نے لکھا ہے

باقی ص ۳۳ پر